ہے ویسے حقیقت بھی یہی ہے کہ اتنا صرف ... حیثیت کی بالخصوص اور امریکہ کے مفادات کی بالخصوص ... منتشر اور ہو جائیں امریکی دباؤ کے باعث ہی ایک ... کی جنگل اور ... کی جائے

وفاقی محتسب اور مفت انصاف

میری بات

روحیل اکبر

کچھ دن پہلے ایک انتہائی نفیس اور مخلص انسان میاں آفتاب سے ملاقات ہوئی جنکی کوششوں سے غریب عوام کو جعلی ادویات میں کتنا ریلیف ملا اسی دوائی کو پاکستان میں کیسے مہنگا کر کے بیچا گیا اور اربوں روپے غریب عوام کی جیب سے نکال لیے گئے اس مرض میں مبتلا ہونے والے غریب مزدور اور کسان جن کا مہنگا علاج ہونے کے باعث بہت سے افراد موت کے منہ میں چلے گئے یہاں ہر محکمہ اور ہر فرد صرف اور صرف اپنی دیہاڑی کے چکر میں اور اس کے لیے کسی کی جان بھی لینی پڑے تو لے لیں یہاں تک کہ جیب میں بیٹھے ہوئے افراد بھی اپنی اپنی دیہاڑیاں سیدھی کر رہے ہیں اور اینٹی کرپشن جنکا کام ہی کرپشن کو روکنا ہے وہاں سب سے زیادہ کرپشن ہے یقین نہیں تو پچھلے دس سال کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ کرپشن میں پکڑے جانے والوں کا کیا بنا اسی طرح ایک کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ بھی ہے جسکے اور بھی بہت سے کام ہیں ان میں سے ایک زرعی انجمن بنانے اور امداد باہمی بھی ہے جسکے قصے میاں آفتاب سے سنتے جائیں اور شرماتے جائیں طویل اور عجیب کہانیاں ہے اگلے کالم میں لکھوں گا ابھی تو صرف یہ بتانا تھا کہ پاکستان میں ایک ایسا ادارہ بھی ہے جہاں لوٹ مار نہیں جہاں پر کام کروانے کے لیے سفارش کی ضرورت نہیں جہاں پیش ہونے کے لیے کسی وکیل کی ضرورت نہیں اور جہاں تاریخ پہ تاریخ دیکر کیس کو لٹکایا نہیں جاتا بلکہ ایک سادہ کاغذ پہ لکھی ہوئی درخواست پر دنوں میں فیصلہ کر دیا جاتا ہے وہ ہے وفاقی محتسب جہاں پر آپ اپنے ساتھ اداروں کی ہونے والی زیادتی جن کا ازالہ پہلے مشکل سے کروا سکتے ہیں ... تو ادارہ پاکستان میں غریب عوام کو انصاف دے رہا ہے ادارے کی کارکردگی دیکھیں وہاں ہونے والی کے اور کچھ عرصہ بعد آنا وفاقی محتسب کا ادارہ اسلام آباد میں 1983ء سے کام کر رہا ہے جب کہ چاروں صوبوں اور مختلف شہروں میں قائم 13 علاقائی دفاتر بھی جلد انصاف فراہم کرنے اور وفاقی حکومت کے دو سو سے زائد اداروں کی بدانتظامی، نااہلی اور کاہلی کے سبب عام افراد سے ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف شکایات کا ازالہ کرنے میں شب و روز کوشاں ہیں اسے ایشیاء میں پہلا ادارہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے شکایت کنندہ سادہ کاغذ پہ بذریعہ ڈاک یا آن لائن درخواست دے سکتا ہے، جس پہ 24 گھنٹوں کے اندر کارروائی شروع ہو جاتی ہے اور زیادہ سے زیادہ 60 دن کے اندر ہر شکایت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے گذشتہ سال 2020ء میں انصاف کے حصول کے لیے وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں وفاقی اداروں کے خلاف ایک لاکھ 33 ہزار 521 شکایات درج ہو گئیں، جن میں سے ایک لاکھ 30 ہزار 112 شکایات کے فیصلے کیے گئے۔ وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے قیام سے لے کر اب تک کی 38 سالہ تاریخ میں کسی ایک سال میں یہ سب سے زیادہ شکایات اور سب سے زیادہ فیصلے ہیں شعبہ عملدرآمد (Implementation Wing) کی طرف سے ان فیصلوں پر عملدرآمد کی باقاعدہ نگرانی کی گئی جس کے باعث فیصلوں پر عملدرآمد کی شرح 6.99 فیصد رہی جب کہ فیصلوں پہ نظرثانی اور صدر پاکستان کو اپیلوں کی شرح 24.0 فیصد سے بھی کم رہی اس سال کورونا کے سبب دفاتر میں کام متاثر ہونے کے باوجود وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کی طرف سے متعارف کرائی گئی نئی حکمت عملی اور جدید ٹیکنالوجی کے بھرپور استعمال کے باعث اب تک بھی گزشتہ 10 ماہ کے دوران 90 ہزار سے زائد شکایات رجسٹرڈ ہو چکی ہیں جن میں سے 84 ہزار سے زائد کے فیصلے کیے جا چکے ہیں جب کہ باقی شکایات پر کارروائی جاری ہے۔ ان میں سے 18315 شکایات آن لائن (ویب سائٹ، موبائل ایپ) کے ذریعے جب کہ 12492 "مربوط کمپیوٹرائزڈ نظام" کے تحت موصول ہوئیں وفاقی محتسب نے اس مربوط کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت وفاقی حکومت کے تمام اداروں کو اپنے کمپیوٹرائزڈ نظام کے ساتھ منسلک کرنے کی ہدایت کر رکھی ہے۔ اب تک 188 سے زائد وفاقی اداروں کو اس نظام کے ساتھ منسلک کیا جا چکا ہے جبکہ باقی اداروں کو بھی منسلک کیا جا رہا ہے اس نظام کے تحت کسی بھی وفاقی ادارے میں موصول ہونے والی شکایت اگر 30 دن کے اندر حل نہ ہو تو وہ ایک خودکار نظام کے تحت وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے سسٹم میں منتقل ہو جاتی ہے اور اس پر یہاں کارروائی شروع ہو جاتی ہے زیادہ تر شکایات بجلی تقسیم کرنے والی کمپنیوں اور سوئی گیس کے علاوہ نادرا، پاکستان پوسٹ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، پاکستان بیت المال، پاکستان ریلوے، پاکستان پوسٹ، اسٹیٹ لائف انشورنس، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام (احساس) اور ای او بی آئی کے خلاف آئیں جن میں سے اکثر شکایات پر فریقین کی رضامندی سے عملدرآمد بھی ہو گیا۔ وفاقی محتسب نے شکایت کنندگان کو ان کے گھر کے قریب انصاف فراہم کرنے کے لئے Outreach Complaint Resolution کے نام سے ایک پروگرام بھی شروع کر رکھا ہے جس کے تحت وفاقی محتسب کے تفتیشی افسران خود تحصیل اور ضلعی ہیڈکوارٹرز جا کر عوام الناس کو ان کے گھر کے قریب مفت اور فوری انصاف فراہم کرتے ہیں اس پروگرام کے تحت اب تک اس سال 6360 شکایات کا ازالہ کیا جا چکا ہے بیرونی ممالک میں مقیم 95 لاکھ سے زائد پاکستانیوں کے مسائل کے حل کے لیے وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں "سہولیاتی کمشنر برائے اوورسیز پاکستانیز" کے نام سے ایک شعبہ بھی کام کر رہا ہے بیرونی ممالک میں پاکستانی مشن اور سفارتخانوں نے گزشتہ 10 ماہ میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی 11 ہزار سے زائد شکایات پر کارروائی کی اور پاکستان کے تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر قائم کیے گئے "یکجا سہولیاتی مراکز" پر 27376 شکایات کا موقع پر ہی ازالہ کیا گیا جب کہ "سہولیاتی کمشنر" کے دفتر میں براہ راست 590 شکایات موصول ہوئیں جن پر بروقت کارروائی کر کے اوورسیز پاکستانیوں کے مسائل حل کیے گئے اسی طرح "قومی کمشنر برائے اطفال" کے نام سے ایک اور الگ شعبہ سینئر ایڈوائزر اعجاز احمد قریشی کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے جو بچوں کے مسائل کے حل کے لیے ہمہ وقت سرگرم عمل رہتا ہے اور یونیسف کے تعاون سے بچوں کے مسائل اور سائبر کرائمز کے حوالے سے پروگرام ترتیب دیتا رہتا ہے جن میں تمام اسٹیک ہولڈرز کو مدعو کیا جاتا ہے اور ابھی کچھ روز قبل وفاقی محتسب نے گزشتہ دس ماہ کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے اپنے تمام انویسٹی گیشن آفیسرز کو ہدایت جاری کی ہیں کہ 15 دسمبر تک 45 دن سے زیادہ والی کوئی شکایت زیر التواء نہیں رہنی چاہیے اسی طرح پنجاب میں بزدار سرکار نے صوبائی محتسب کو بھی فعال کیا ہوا ہے جنکی کارکردگی بھی اپنے پڑھنے والوں کو بتاؤں گا کاش ہمارے باقی ادارے بھی اسی طرح کام کرنا شروع کر دیں تو پاکستان کے قیام کا مقصد پورا ہو جائیگا۔

روزنامہ "مشرق" لاہور

26/11/2021.